رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۸ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۸ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ ماہ ہجرت :- سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ سر درد کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲¼	"

قیمت فی پرچہ ۱ ار

نہروں کے پانی کی بہم رسانی کے متعلق معاہدے کی تفصیلات

کراچی ۷ مئی ۔ نہروں کے پانی کی بہم رسانی کے متعلق معاہدے کی جو تفصیلات شائع ہوئی ہیں ۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت . . . . نہر اپر ... دوآب اور دیپال پور کی نہروں سے مناسب مدت تک پانی جاری کرنے کا وعدہ کیا ہے تا اس عرصہ میں مغربی پنجاب اپنی زمینوں کی آبپاشی کے لئے کوئی دوسرا انتظام کر سکے ۔ جس کے بعد ان نہروں میں پانی کی بہم رسانی کم ہوتی چلی جائے گی ۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے مغربی پنجاب کو یقین دلایا ہے کہ اس کا منشاء یہ نہیں تھا کہ نہروں کا پانی اچانک بند کر دیا جائے ۔ بلکہ اسے اپنے غیر ترقی یافتہ علاقوں کی آبپاشی کا بھی انتظام کرنا تھا ۔ قرار پایا ہے کہ مغربی پنجاب کو آبیانے کے طور پر ایک مخصوص رقم دینی ہوگی ۔ جسے مغربی پنجاب کی حکومت اکو ویزبنک (باقی صفحہ ۸ پر)

حکومت ہند نے سلامتی کونسل کو اپنے آخری فیصلہ سے مطلع کر دیا

نئی دہلی ۷ مئی ۔ سلامتی کونسل نے قضیہ کشمیر کو سلجھانے کے لئے جو قرارداد منظور کی ہے ۔ ہندوستان کی مرکزی وزارت نے اسے مسترد کر دیا ہے ۔ چنانچہ وزارت نے اپنے کل کے اجلاس میں ہندوستانی وفد کے رویہ کی پوری حمایت کی اور سلامتی کونسل کی آخری تجاویز کے خلاف وفد نے جو رائے قائم کی تھی ۔ اس کے ساتھ اتفاق کا اظہار کیا ۔ نیز اس بات پر زور دیا کہ انڈین یونین بنیادی اصولوں سے ہٹ کر کسی طرح بھی جھکنے کیلئے تیار نہیں ہے ۔ مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے جو ہندوستانی وفد کے لیڈر ہیں ۔ اپنی حکومت کا یہ فیصلہ سلامتی کونسل کو ارسال کر دیا ہے

یاقی صفحہ ۸ پر

نئی دہلی ۷ مئی ۔ حکومت ہندوستان نے پاکستان میں سونا اور چاندی بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے ۔

سلامتی کونسل میں کشمیر پر بحث

لیک سیکسس ۷ مئی آج رات سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے متعلق پھر غور کرے گی ۔ اصل اجلاس کل رات ہونا قرار پایا تھا ۔ لیکن مسئلہ فلسطین کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا ۔ سلامتی کونسل کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ آج رات یہ اجلاس ملتوی نہیں کیا جائے گا ۔ خواہ فلسطین پر بحث ترک کرنی پڑے ۔

کشمیر کا معاملہ اب بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے

تراڑکھل ۷ مئی حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے آج ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ۔ جبتک کشمیر میں ہندوستانی فوجیں موجود ہیں ۔ آزادی سے رائے شماری ہو ہی نہیں سکتی ۔ اگر جمعیت اقوام نے آزاد و غیر جانبدار استصواب کے انتظام کے سلسلے میں اپنا کمیشن یہاں بھیجا تو آزاد حکومت اس کی امداد کرے گی اور اسوقت تک چین سے نہ بیٹھیگی ۔ جب تک اپنے وطن کا چپہ چپہ غیر ملکی فوجوں اور ڈوگرہ راج سے آزاد نہ کرا لیگی مسئلہ کشمیر کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ کشمیر اب بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے اور دنیا پر ہماری مظلومیت ثابت ہو چکی ہے ۔

چوہدری خلیق الزمان کوئٹہ روانہ ہو گئے

کراچی ۷ مئی ۔ مسلم لیگ کے ناظم چوہدری خلیق الزمان لاہور میں ۴ روز قیام کرنیکے بعد آج بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ روانہ ہو گئے ۔ آپ نے ایک بیان میں مسلم لیگ کی رکن سازی کی موجودہ مہم کے متعلق اطمینان کا اظہار فرمایا ۔

فرانسیسی مقبوضات انڈین یونین میں شامل نہیں ہونگی

پیرس ۷ مئی ۔ فرانس کی وزارت نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ فرانسیسی ہندوستان کی اسمبلی نے ہندوستان یونین سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یاد رہے فرانسیسی ہندوستان میں پانچ مقبوضات ہیں ۔

دشمن کے معاندانہ پراپیگنڈہ سے ہوشیار رہئیے

لاہور ۷ مئی آزاد کشمیر حکومت کے ایک نمائندہ مفتی ضیاء الدین نے استصواب رائے عامہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دشمن کے جاسوس مختلف شہروں میں پھیل کر مخالفانہ پراپیگنڈہ کرنے میں کوشاں ہیں ۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی میں ان کے گروہ کے گروہ پھر رہے ہیں ۔ اور انڈین یونین اور کشمیر نیشنل کانفرنس کے حق میں پراپیگنڈہ کرنے کے ساتھ ساتھ آزاد حکومت کے خلاف افواہیں پھیلا رہے ہیں ۔ آپ نے اپنے بیان کے آخر میں عوام کو اور خاص کر جموں و کشمیر کے مہاجرین کو دشمن کے معاندانہ پراپیگنڈہ سے خبردار و ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہے (نامہ نگار خصوصی)

عرصۂ انتداب میں توسیع کی تجویز مسترد کر دی گئی

لنڈن ۷ مئی ۔ برطانیہ نے امریکہ کی اس تجویز کو کہ وہ فلسطین میں عرصۂ انتداب کو دس روز کے لئے بڑھا دے نامنظور کر دیا ہے ۔ امریکہ یہ چاہتا تھا کہ اگر برطانیہ اس تجویز کو مان لے تو ۱۵ مئی سے ۲۵ مئی تک فلسطین میں عارضی صلح کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے اور اس عرصہ میں برطانیہ امریکہ فرانس اور بلجیم عرب حکومتوں سے گفت و شنید کر کے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اجرائے نبوت کے متعلق قرآن مجید سے ایک نئی دلیل

(از مکرم حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

احباب نے جس محبت اور خوف وبیم کے جذبات کے ساتھ ہمارے لئے ہماری قید وبند کے ایام میں دعائیں کی ہیں۔ جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی نصیب فرمائی ہے۔ اس کے شکریہ میں پہلی قسط بطور ہدیہ کے ذیل کی سطور میں پیش کرتا ہوں۔ قید وبند کے حالات انشاء اللہ کتاب کی صورت میں احباب کے سامنے آئیں گے یہ حصہ مضمون اس فضل عظیم کا ایک نمونہ ہے جو قرآن مجید کے مشکل مقامات کی تفہیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ میجر شریف احمد صاحب باجوہ نے جیل میں ہماری تقریروں کا ایک سلسلہ جاری کیا تھا۔ وہی ہمارے لئے موضوع تقریر مقرر کیا کرتے تھے ان تقریروں سے یہ بھی مقصود تھا کہ جو نومبائعین سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی جائے۔ علاوہ ازیں باجوہ صاحب قرآن مجید کے بعض پارے مجھ سے درساً درساً پڑھتے۔ اثناء تدریس میں قرآن مجید کی بعض آیات نئے مطالب کے ساتھ بطور خارق عادت نئی شان میں ظاہر ہوئیں۔ جو میرے اور میرے دوستوں کے ازدیاد عرفان کا موجب تھیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے دوست بھی ان معانی سے محظوظ ہوں گے۔

مسئلہ اجرائے نبوت کے متعلق اس وقت تک جن آیات سے استدلال کیا جاتا رہا ہے وہ احباب کو معلوم ہیں آج کی تقریب میں اس مسئلہ کے متعلق میں ایک ایسی آیت پیش کرونگا جو میرے نزدیک تمام دوسری آیات سے اپنے مفہوم میں واضح تر ہے ایسی واضح کہ اس سے بڑھ کر وضاحت کرنے والی اور کوئی آیت نہیں۔ یہ آیت سورۂ مریم کی پہلی آیت ہے جو مقطعات کی صورت میں ہمارے سامنے نبوت جیسی نعمت کے امت محمدیہ کو ہمیشہ دئے جانے کا وعدہ کرتی ہے۔

سورۂ مریم بسم اللہ کے بعد یوں شروع ہوتی ہے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ بہت سے مطبوعہ قرآن مجید میں حروف مقطعات کی ایک فہرست شروع میں دی گئی ہے اس فہرست کو آپ دیکھیں اس میں حرف ک کو کذالک کا قائمقام بتایا گیا ہے۔ جس کے معنی "اسی طرح" ہیں۔ حرف ھا قائمقام ہے الوھّاب کا۔ اس کے معنی عطا دینے والے کے ہیں۔ اس سے لفظ ھبہ ہے جو عام طور پر اردو میں استعمال ہوتا ہے صفت وھابیت کا تعلق خصوصیت سے اولاد کے دئے جانے سے ہے اور قرآن مجید میں اس صفت کا جہاں بھی ذکر ہوا ہے۔ اکثر انہیں معنوں میں ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یھب لمن یشاء اناثاً و یھب لمن یشاء الذکور (شوریٰ) کہ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔ لفظ یھب وھب کا مضارع ہے جو ھبہ سے مشتق ہے۔ اور فرماتا ہے ربّ ھب لی من لدنک ذرّیۃً طیبۃً (سورہ عمران ۳۸) کہ مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ پھر فرمایا ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرّۃ اعین (فرقان-۷۴) یعنی ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ پھر فرمایا۔ ربّ ھب لی من الصالحین (صافات آیت ۱۰۰) کہ اے اللہ مجھے نیک اولاد عطا کر۔ اور فرمایا۔ ووھبنا لداؤد سلیمان (ص آیت ۳۰) ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ اور فرماتا ہے وَھَبَ لی علی الکبر اسماعیل واسحاق (سورۃ ابراہیم-۳۹) یعنی اس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسحاق اور اسماعیل عطا کئے۔

قرآن مجید میں صفت وھابیّت کا اکیس جگہ ذکر وارد ہوا ہے۔ ان اکیس میں سے پندرہ جگہوں میں صفت وھابیت کا تعلق ذریت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے خود سورہ مریم میں بھی جس کا عنوان کھیٰعص ہے صفت وھابیت کا ذکر پانچ دفعہ آیا ہے اس میں بھی ذریت عطا کرنے کا ذکر ہے چنانچہ حضرت زکریا یہ دعا کرتے ہیں۔ فھب لی من لدنک ولیاً یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ ربّ رضیاً۔ یعنی مجھے اپنے حضور سے ایک ایسا جانشین عطا کر جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اور حضرت مریم سے فرماتا ہے لاھب لکِ غلاماً زکیاً۔ تا میں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب وکلا جعلنا نبیاً۔ اور ہم نے اسے اسحاق ویعقوب عطا کئے اور ہر ایک کو نبی بنایا۔ اور فرماتا ہے ووھبنا لہ من رحمتنا و جعلنا لہ لسان صدقٍ علیاً۔ کہ ہم نے اسحاق اور یعقوب کو بھی اپنی رحمت سے اسی قسم کی ذریت عطا کی۔ اور اس سورت میں حضرت موسیٰؑ کے متعلق فرماتا ہے ووھبنا لہ اخاہ ھارون نبیاً۔ یعنی ہم نے موسیٰ کو اپنی رحمت سے اس کا بھائی ھارون دیا جو نبی تھا۔ اور اسی طرح ادریس بھی جو نبی تھا۔

غرض سورۃ مریم میں بھی پانچ دفعہ صفت وھابیت کو دہرایا گیا ہے۔ اور اسے ایسی ذریت طیبہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ جو فیض نبوت سے مستفید ہو کر اپنے مورث اعلیٰ کی جانشین ہوئی۔ چونکہ سورۃ مریم میں خدا تعالیٰ کی صفت وھابیت کا بار بار ذکر کیا گیا ہے اس لئے حروف مقطعات کھیٰعص میں سے دوسرا حرف ھا صفت وھاب کا قائمقام ہے۔ اور ک ھا سے یہ جملہ بنتا ہے کذالک الوھاب۔ یعنی اسی طرح وھاب۔ اس کے بعد یاء ہے جو ایک ایسے فعل کا قائم مقام ہے۔ جس میں اس خبر کا خلاصہ ہے جس کا ذکر سورہ مریم میں کیا گیا ہے یہ خبر کیا ہے؟ اس کی وضاحت دوسری آیت میں کی گئی ہے۔ فرماتا ہے ذکر رحمتِ ربّک عبدہ ذکریا۔ یعنی یہ ذکر ہے تیرے رب کی اس مخصوص رحمت کا جو اس نے اپنے بندے ذکریا پر کی۔ یہ رحمت ایسی اولاد کے عطا کئے جانے کے متعلق ہے جو فیضانِ نبوت سے ممتاز کی گئی۔ حضرت زکریا مایوس کن حالات کا ذکر کرتے ہوئے دعا مانگتے ہیں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ ہڈیاں کمزور ہیں سر سفید ہے اور ناہنجار نالائق وارثوں کا مجھے خوف ہے کہ وہ ورثہ نبوت کو تباہ کر دینگے میری بیوی بانجھ ہے لیکن اے میرے رب تیری رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہوں مجھے ایسا وارث عطا کر جو میرے ورثہ نبوت کو سنبھالنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ انکی یہ دعا قبول کرتا اور حضرت یحییٰ کو مقام نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ وہ خاص رحمت ہے جس کا ذکر سورۃ مریم کے چار رکوعوں میں بار بار کیا گیا ہے۔ اور ہر دفعہ یہ فرماتا ہے کہ ابراہیم گھبراتے اور دعا کی اور وھاب نے انہیں اسحاق اور یعقوب جیسے نبی عطا کئے۔ پھر اسحاق اور یعقوب کو بھی وہی رحمت عطا کی گئی۔ موسےٰ نے دعا کی ہم نے ان کے بھائی کو نبی بنایا۔ جس نے اس کی مدد کی۔ بنی اسرائیل تباہی کے کنارے تک پہنچ گئے۔ اور مایوس کن حالات میں بغیر زمینی اسباب کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مریم کو حضرت عیسیٰ جیسا بیٹا عطا کیا جس نے بنی اسرائیل کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

ان چار رکوعوں کے مضمون سے اس مخصوص رحمت کی شان کا پتہ از خود چلتا ہے جس کے ذکر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ورثہ نبوت کے تباہ ہونے کے متعلق فکر ہے اور یہ فکر دور کرنے کیلئے ان آیات میں آپ کو بشارت دی گئی ہے۔ کہ تیرے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوگا۔ جیسا کہ ان مذکورہ انبیاء کے ساتھ مایوس کن حالات میں ہوا۔ یعنی تجھے بھی نبی وارث عطا کئے جائینگے۔ اس مضمون سے حرف مقطعہ "یا" سے مبتدا کذالک الوھاب کی خبر کا معلوم کرنا آسان ہے۔ یہ حرف قائمقام ہے یبعث لک الانبیاء یرثونک یعنی اسی طرح وھاب تیرے لئے بھی انبیاء مبعوث فرمائے گا جو تیرے وارث ہونگے۔

احباب یہ خیال نہ کریں کہ یہ دور کی تاویل ہے۔ جو قوت خیال سے کھینچ تان کر کی گئی ہے۔ بلکہ اس وعدہ بعثت کا ذکر واضح طور پر بغیر کسی شک وشبہ کے اسی سورۃ میں صاف الفاظ سے بھی کیا گیا ہے آپ چوتھے رکوع کی اس آیت کو پڑھیں جہاں پر سجدہ ہے۔ جو یہ ہے اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیّین من ذرّیۃ آدم ق ومن حملنا مع نوح۔ ومن ذریۃ ابراھیم واسرائیل ز ومن ھدینا واجتبینا ط اذا تتلی علیھم آیات الرحمٰن خرّوا سجداً وبکیاً۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ نے انعام کیا۔ نبیوں میں سے آدم کی ذریت سے بھی اور ان سے بھی جنہیں نوح کے ساتھ ہم نے کشتی میں سوار کیا۔ اور ابراہیم اور اسرائیل (یعنی یعقوب) کی ذریت سے بھی۔ اور ان سے بھی جنہیں ہم نے (اب) ہدایت کی ہے۔ اور چن لیا ہے۔ جب ان پر رحمان کی یہ آیات (بشارت) پڑھی جاتی ہیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے (شکر گذاری میں) گرتے ہیں۔ اس آیت میں چار وقفے ہیں اور یہ چار وقفے مختلف انبیاء کے چار ادوار پر مشتمل ہیں۔ ...... اور ہر نبی کے دور میں اس کی وراثت کے سنبھالنے کے لئے بطور انعام کے تابع نبیوں کی بعثت کا ذکر کیا گیا ہے پہلا دور آدم کا ہے۔ دوسرا دور نوح کا۔ تیسرا دور ابراہیم اور اسرائیل کا ہے اور چوتھا دور جو آخری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے بعد بنی اسماعیل میں سے نبوت محمدیہ کے دور کا ہی نفاذ ہے جو قیامت تک رہیگا۔ اور آیت ومن ھدینا واجتبینا سے مراد امت محمدیہ ہی ہے۔ جس میں سے نبیوں کے مبعوث ہونے کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے اور اس بشارت کی وجہ سے ہی۔ فرماتا ہے کہ رحمان کی ان آیات کو پڑھ کر جن میں نبیوں کے مبعوث کئے جانے کی بشارت ہے خوشی کے ساتھ وہ سجدہ شکر بجا لاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر اس آخری آیت میں امت محمدیہ مراد نہیں اور اس امت کے لئے نبیوں کے مبعوث ہونے کی بشارت نہیں تو ہمارے سجدہ شکر بجا لانے کے کوئی معنی نہیں۔ یہ عقل سے بعید ہے کہ نبی آئیں

(باقی صفحہ پر)

روزنامہ الفضل
۸ مئی ۱۹۴۸ء

یو۔ این۔ او

امریکہ آجکل یہ سوچ رہا ہے۔ کہ یو۔ این او کے چارٹر کو اس طرح تبدیل کر دیا جائے۔ کہ روس اس بین الاقوامی ادارہ میں شامل نہ رہ سکے۔ کم سے کم ویٹو کا خاتمہ ہو جائے۔ تاکہ امریکہ اپنے حامیوں سمیت جو چاہیں اور جس طرح چاہیں چھوٹی اقوام کی قسمتوں کا فیصلہ کریں مسٹر مارشل اس تجویز کے خلاف ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ روس کا اخراج کسی طرح مفید ثابت نہیں ہوگا۔ اس جھگڑے سے صاف عیاں ہے۔ کہ بڑی بڑی اقوام یو۔ این او۔ کو بین الاقوامی انصاف وعدل کی عدالت عالیہ خیال نہیں کرتیں بلکہ ایک اکھاڑا سمجھتی ہیں۔ جہاں وہ پالیسیوں کی لفظی جنگ لڑ کر ایک دوسرے کو پچھاڑتی ہیں جب سے یہ انجمن معرض وجود میں آئی ہے آج تک اس نے ایک بھی ایسا فیصلہ نہیں کیا۔ جس کو فریقین نے یا ان کے حامیوں نے بن وعن قبول کر لیا ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ انجمن ہرگز اس مقصد کے لئے استعمال نہیں کی جا رہی۔ جس مقصد کو ظاہر کر کے بڑی بڑی قوموں نے اس کی بناء رکھی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ یہ انجمن دنیا میں صلح و امن کی اشاعت کرتی۔ الٹا بدامنی اور فساد کا منبع بن کے رہ گئی ہے۔ اس کی وجہ وہی بنیادی غلطی ہے۔ جو نئی تہذیب کے رگ و ریشہ میں جاری وساری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نئی تہذیب کے رو سے انصاف کے وہ معنی نہیں ہیں۔ جو کبھی اس کے سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ اس کے معنے مادی طاقت کے ہیں۔ جتنی مادی طاقت کا کوئی فرد یا قوم مالک ہے۔ اتنا ہی حق وانصاف اس کی جانب ہوگا۔ اور یو۔ این۔ او بھی اسی تہذیب کی بنیاد پر اٹھائی گئی ہے۔

جو چھوٹی چھوٹی قومیں یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل میں ممبر بنا دی گئی ہیں۔ وہ قطعاً آزادی سے اپنی ضمیر کی آواز پر عمل نہیں کر سکتیں۔ اگر کوئی منچلا ممبر ایسا کرنا بھی چاہے تو کوئی بڑی قوم جو اسکو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ چپکے سے اس کے پہلو میں ایسی چٹکی لیتی ہے۔ کہ وہ بیچارا سی بھی نہیں کر سکتا۔ اور ضمیر کی آواز اس طرح گھٹی رہ جاتی ہے

باز گردد یا بر آید چیست فرمان شما

خواہ موجودہ چارٹر رہے۔ یا نیا بنایا جائے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اصل فرق تو صرف اسی وقت پڑ سکیگا۔ جب بڑی بڑی اقوام کی نیتوں میں تبدیلی واقع ہوگی۔ جب تک موجودہ تہذیب کی بنیاد اکھاڑ کر کسی نئی تہذیب کی بنیاد نہ پڑے گی ہزار چارٹر نئے نئے نظام اور نئے نئے مقاصد کے پیش نظر بدلتے چلے جائیں کوئی فائدہ نہیں۔ اس وقت اچھے چارٹر کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اچھی نیت کی ضرورت ہے۔ جو آجکل کے افراد اور اقوام میں مفقود ہے؛

قیدی

جنرل سیکرٹری مسلم لیگ ریلیف کمیٹی کی استدعا پر مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار خان ممدوٹ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ان تمام قیدیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا جن کو مشرقی پنجاب کی حکومت نے ۱۵ اگست کے بعد گرفتار کر لیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو مسلمان ۱۵ اگست کے بعد مشرقی پنجاب میں گرفتار ہوئے تھے وہ کسی جرم کی بناء پر گرفتار نہیں کئے گئے تھے۔ بلکہ ان کو گرفتار کرنے کی حقیقی وجہ یہ تھی۔ کہ حکومت چاہتی تھی۔ کہ حملہ آوروں کے راستہ سے ان لوگوں کو ہٹا دیا جائے۔ جو کسی طرح حملہ آوروں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ اور اس طرح اس پلان میں حائل ہوتے تھے۔ جس کے رو سے مسلمانوں کو مشرقی پنجاب سے بالکل خارج کرنا منظور تھا۔ ایسے لوگوں سے اگر کوئی حرکت سرزد بھی ہوئی تھی۔ تو وہ محض دفاع کے طور پر ہوئی تھی۔ بعض دیہات اور قصبات میں جہاں مسلمانوں نے حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔ حکومت ان کا زور توڑنے کے لئے یہ تدبیر کی تھی۔ کہ دفاع کرنے والوں کے سربرآوردہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ تاکہ حملہ آور آسانی سے دیہات اور قصبات پر قابض ہو سکیں۔

اس حقیقت کے پیش نظر تمام وہ مسلمان جو مشرقی پنجاب میں ۱۵ اگست کے بعد گرفتار ہوئے تھے ہرگز کسی جرم کے مرتکب قرار نہیں پا سکتے۔ ان کے خلاف مقدمہ چلانا کسی طرح جائز ہی نہیں ان کو محض ضمانت پر رہا کر دینا۔ اور ان کے سروں پر قانون کی تلوار لٹکائے رکھنا۔ تاوقتیکہ ان کے مقدمات کی مثلیں مشرقی پنجاب سے آئیں۔ ان پر بے حد سختی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ تمام ایسے قیدیوں اور حوالاتیوں کو فوراً بالکل بری کر دینا چاہیئے۔ اول تو اس لئے کہ خدا جانے مثلیں کب آئیں۔ اس میں مشرقی پنجاب کی حکومت جس سے ایسا کرنا بعید از قیاس نہیں دیدہ دانستہ تاخیر کرے گی دوسرے جو کارروائی ان مثلوں پر ہو چکی ہے۔ وہ یقیناً ناقابل اعتبار سمجھی جانی چاہیئے۔ اور لوگوں کو زیر حراست رکھنے۔ یا ان کو قید کرنے کے لئے شہادت بنا لینا مخالف پولیس کے لئے نہایت آسان ہوتا ہے۔ پھر جبکہ عدالت کا جھکاؤ بھی مبینہ ملزموں کے خلاف ثابت شدہ ہو۔

تیسری بات جو ان قیدیوں اور حوالاتیوں کو فوری طور پر بری کر دینے کی حمایت میں کہی جا سکتی ہے یہ ہے۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے سچی شہادت کا مہیا کرنا نہایت مشکل ہو جائے گا۔ محض معاند پولیس یا معاند گواہوں کی شہادت ان کے جرائم ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اور غیر جانبدار شہادت ان حالات میں مہیا کرنا ناممکن ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر بہتر یہی ہے۔ کہ ایسے تمام مقدمات جو مسلمانوں پر ۱۵ اگست کے بعد مشرقی پنجاب میں بنائے گئے تھے۔ بلا امتیاز واپس لے لینے چاہئیں۔ ان مقدمات کے بارہ میں قانون شکنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ مقدمات دراصل وسیع پیمانہ پر قانون شکنی کی حمایت کے لئے بنائے گئے تھے۔

رحم

انہار کا پانی معاہدہ دہلی کے مطابق کھول دیا گیا ہے۔ مشرقی پنجاب کی حکومت مغربی پنجاب کو دو کروڑ کا نقصان پہنچا کر اپنا مدعا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے رحم کھا کر اور پاکستانی کیاس میں ہند کے مفاد کے پیش نظر مشرقی پنجاب کو ایک خطیر رقم کے عوض پانی کھولنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ یہ بات تو مسلمہ ہی ہے کہ ساہوکار ہمیشہ غریب نے بیدا کو سود در سود کی شرائط پر روپیہ قرض دے کر اور اسکی جائداد کو اس طرح ہتیا کر اپر از حد رحم کیا کرتا ہے۔

آجکل مغربی اقوام بھی غریب اور کمزور قوموں پر خاص کر ایشیائی قوموں پر اسی قسم کے جذبہ رحم کا اظہار کر رہی ہیں۔ اگر روس امریکہ اور برطانیہ کو چین اور فلسطین کے ساتھ اتنی ہمدردی نہ ہوتی اور ان کی حالت زار پر ان لوگوں کو رحم نہ آتا تو وہ خانہ جنگی جیسی نعمت سے کس طرح فیضیاب ہو سکتی تھیں۔ ایشیائے وسطی کے ممالک کا تیل چین کے وسیع زرخیز قطعات کی پیداوار کے خزانے یہ تو محض تجارتی باتیں ہیں۔ اور تجارت کسی اصول پر ہونی چاہیئے۔ دنیا کے کاروبار بغیر سختی کے ساتھ تجارتی اور نفع اندوزی کے اصولوں پر قائم رہنے کے چل ہی کس طرح سکتے ہیں۔۔ اصل چیز تو وہ رحم ہے جو ان غیر مہذب قوموں پر بڑی بڑی مہذب قوموں کو آیا ہوا ہے۔

پنڈت جی نے بھی بڑی بڑی قوموں کی طرح بیلے چارے مغربی پنجاب پر اسی قسم کا رحم کھایا ہے۔ اور نہروں کا پانی کھلوا دیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پاکستان کی روٹی انڈیا کو درکار ہے۔ یہ تو کاروباری بات ہے۔ اور جو ایک خطیر رقم مغربی پاکستان سے منتقل ہو کر مشرقی پنجاب کے خزانے میں چلی جایا کرے گی۔ یہ بھی معاملہ کی بات ہے۔ رحم تو مفت ہی دیا جا رہا ہے۔ اس کے لینے میں پاکستان کا ہی فائدہ ہے نقصان تو کوئی ہے نہیں۔

یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے اس رحم سے ڈر کر نئی نہریں کھدوانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تاکہ یہ رحم ہمیشہ دامنگیر نہ بنا رہے یہ تو صرف دو نہروں کا معاملہ ہے۔ اگر خدانخواستہ کشمیر بھی انڈین یونین کے قبضہ میں ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔ تو پنڈت جی کے جذبہ رحم کو اور بھی بہت وسیع ہونا پڑے گا۔ ورنہ مغربی پاکستان صحرائے اعظم میں تبدیل ہو کر رہ جائے گا۔ فتدبروا

پیر اکبر علی صاحب پر فالج کا حملہ

مکرم پیر اکبر علی صاحب پر منٹگمری میں فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کا اثر ان کی بائیں ٹانگ اور بازو پر ہے۔ دوست ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے انکو صحت کامل عطا فرمائے۔

پتہ مطلوب ہے

چوہدری غلام حسین صاحب انسپکٹر تعلیم محلہ دار الفضل اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ غلام محمد صراف

جماعت احمدیہ کا تعامل

چھوٹی ہوئی نماز پہلے پڑھے یا امام کے ساتھ شامل ہو جائے

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل

الفضل مورخہ ۱۶ اپریل میں میں نے اپنے مضمون میں جو زیر عنوان "کیا امام کی اتباع زیادہ ضروری ہے یا کہ نمازوں کی ترتیب شائع ہوا یہ لکھا تھا۔ کہ "جماعت کا تعامل زیادہ تر یہی رہا ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ جمع صلاتین کے وقت نماز ظہر یا نماز مغرب ہو چکی ہو۔ تو بعد میں شامل ہونے والا پہلے نماز ظہر اور مغرب ادا کرتا ہے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے"

اس مضمون کی اشاعت کے بعد مکرم و محترم مولوی محمد الدین صاحب نے ایک خط میں جو انہوں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نام بھیجا ہے۔ اور جو الفضل مورخہ ۲ مئی میں شائع ہوا ہے یہ تحریر فرمایا ہے۔

"گو مکرم مولوی شمس صاحب نے سوال کا جواب تو صحیح دیا ہے۔ مگر ایک واقعہ غلط لکھا ہے۔ جس سے غلط فہمی کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عاجز آپ کے نوٹس میں یہ واقعہ لا رہا ہے۔ کہ اگر مولوی شمس صاحب کی تحریر سے یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے تعامل سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ تو یہ بات غلط ہے"

میں نے جو کچھ لکھا وہ اپنے ذاتی علم کی بناء پر لکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت میری عمر سات برس کی تھی۔ میں نے قادیان میں تعلیم حاصل کی جب سے مجھے ان امور کی طرف توجہ ہوئی۔ اس وقت میں نے جو مشاہدہ کیا۔ یا کوئی مثال میرے سامنے آئی۔ تو وہ یہی تھی کہ جمع بین الصلاتین کے وقت اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ نماز مغرب ہو چکی ہے۔ اور نماز عشاء ہو رہی ہے۔ تو بعد میں آنے والا نمازی پہلے نماز مغرب ادا کرتا۔ اور پھر جماعت میں شامل ہوتا۔ چنانچہ ایک دو دفعہ میں نے بھی ایسا کیا۔ اور دوسرے دوست بھی ایسا کرتے رہے۔ چنانچہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے بھی اس کی تائید کی۔ کہ جماعت میں رائج طریق یہی پایا گیا ہے۔ کہ علم ہونے پر نمازوں کی ترتیب کو قائم رکھا جاتا۔ اب اس مسئلہ کے زیر بحث آنے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ایک حصہ باوجود علم کے کہ ظہر یا مغرب ہو چکی ہے۔ امام کے ساتھ عصر یا عشاء کی نماز میں شامل ہو جاتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت کا تعامل کیا تھا؟ اسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ ہی بتا سکتے ہیں۔ میں نے بعض صحابہ سے اب دریافت کیا ہے۔ اور انہیں اس بارہ میں مختلف پایا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور خان صاحب برکت علی صاحب تو اپنا طریق عمل یہی بتاتے ہیں کہ وہ امام کے ساتھ ہر حالت میں شامل ہو جاتے تھے۔ لیکن قاضی عبداللہ صاحب سابق مبلغ انگلستان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مکرمی و محترمی مولوی محمد دین صاحب کا مضمون پڑھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں جب علم ہو جاتا۔ کہ نماز ظہر یا مغرب ہو چکی ہے۔ تو پہلے چھوٹی ہوئی نماز پڑھتے۔ اور پھر جماعت میں شامل ہوتے تھے اور مکرم و محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے سابق مبلغ انگلستان و ناظر اعلےٰ نے بھی اپنا طریق عمل یہی بتایا۔ کہ وہ چھوٹی ہوئی نماز پہلے پڑھتے۔ اور پھر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے۔ نیز مکرم مولوی فضل دین صاحب وکیل اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بھی اپنا طریق عمل یہی بتایا۔ کہ وہ چھوٹی ہوئی نماز پہلے پڑھا کرتے۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے میں نے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کوئی معین صورت ذہن میں مستحضر نہیں۔ اور مولانا پروفیسر عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ ۱۹۰۳ء میں میں نے ایک سال تک مسجد مبارک میں نمازیں ادا کیں۔ لیکن مجھے کوئی ایسا موقعہ پیش نہیں آیا۔ کہ جمع صلاتین کے وقت مجھ سے پہلی نماز رہ گئی ہو۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

علاوہ ازیں خود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔

"ایک دوسری زبانی روایت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے یہ بتاتی ہے۔ کہ چونکہ نمازوں کی مقررہ ترتیب ضروری ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں ایسے شخص کو چاہیئے کہ پہلے علیحدہ طور پر اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد جماعت کے ساتھ شامل ہو"

(الفضل ۲۳ جنوری)

مزید برآں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا بھی یہ فتوےٰ ہے کہ چھوٹی ہوئی نماز پہلے پڑھنی چاہیئے۔ چنانچہ ۲۴ جون ۱۹۳۴ء کو بعد نماز عصر ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ نمازیں جمع ہو رہی ہوں۔ اور ایک شخص بعد میں آئے۔ جسے معلوم نہ ہو کہ کونسی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ اگر عصر کی نماز ہو۔ تو اس کے شامل ہونے پر اس کی کونسی نماز ہو گی۔ فرمایا ایسی صورت میں جو نیت امام کی ہو گی وہی اسکی سمجھی جائیگی۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو جائے کہ عصر کی نماز ہو رہی ہے۔ تو پہلے اسے ظہر کے فرض پڑھنے چاہئیں۔ اور پھر عصر کی نماز میں شریک ہونا چاہیئے" (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء)

پس میرا یہ لکھنا کہ زیادہ تر جماعت کا تعامل نمازوں کی ترتیب قائم رکھنے پر ہے۔ اپنے ذاتی علم کی بناء پر ہے۔ اور واقعہ کے مطابق ہے۔ لیکن یہ امر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت کا تعامل کیا تھا۔ اس کا فیصلہ وہ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام ہی کر سکتے ہیں۔ جنہیں حضور علیہ السلام کے ساتھ رہنے اور نمازیں ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا:

قادیان میں نماز جنازہ غائب

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

ذیل کے احباب کی جنازہ غائب کی نماز ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء کو قادیان دارالامان کی مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی:

(۱) چوہدری نور محمد صاحب (والد محمد عبد اللہ صاحب مستقل خادم قادیان) ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو چک ۳۶۶ ڈاکخانہ دنیاپور (ملتان) میں فوت ہوئے جنازہ پڑھنے والے صرف چند ایک احمدی تھے

(۲) رمضان بی بی صاحبہ (اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب پسر میاں صدر الدین صاحب کمہار قادیان) موضع خان گڑھ ڈوگرہ ضلع شیخوپورہ میں معہ بچی غربت کی حالت میں فوت ہوئیں۔

(۳) محمد اسمٰعیل صاحب منگی درویش قادیان کے بہن بھائی لڑکی وغیرہ۔ قریشی محمد۔ محمد شریف۔ محمد صدیق۔ عزیزہ بی بی۔ شریفہ بی بی پیدل قافلہ میں موضع ہنجراؤں کے قریب شہید کئے گئے۔

(۴) ریشم بی بی صاحبہ والدہ خورشید احمد صاحب ضیاء مستقل خادم قادیان موضع گوہدپور ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گئیں:

کتب برائے فروخت

دوستوں کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خرید کر ممنون فرمائیں۔

تفسیر سورہ کہف ۔۔۔ ۱-۸-۰ روپیہ

سیر روحانی ۔۔۔ ۱-۰-۰ "

نظام نو New world order ۔۔۔ ۱-۰-۰ "

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام) Ahmadiat The true Islam ۔۔۔ ۰-۸-۰ "

(مسیح کا مقبرہ) Tomb of Jesus ۔۔۔ ۱-۴-۰ "

(اسلامی اصول کی فلاسفی) Teaching of Islam ۔۔۔ ۱-۴-۰ "

The truth ۔۔۔ ۱-۸-۰ "

Economic Structure of Islamic Society (اسلام کا اقتصادی نظام) ۔۔۔ ۱-۰-۰ "

ٹریکٹ "اسلام کا آئین اساسی" ۔۔۔ ۰-۳-۰ ایک روپے کے ۶ عدد

(وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

قادیان کے ایک درویش کی یاد میں

(از مکرم جناب عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان)

مکرم حافظ نور الٰہی صاحب مرحوم درویش قادیان تقریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶، ۲۷ اپریل ۱۹۴۸ء کی درمیانی شب کو اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا سے جا ملے۔ ان کی زندگی کے حالات پر تفصیلی تبصرہ تو وہی احباب کر سکتے ہیں۔ جو پورے طور پر ان کے حالات سے واقف ہوں۔ ذیل میں اُن کی قادیان میں درویشانہ زندگی کے مختصر عرصہ قیام کے متعلق میں اپنے ذاتی تاثرات پیش کر رہا ہوں۔ تاکہ اس غرض سے کسی حد تک سبکدوش ہو سکوں۔ جو ایک درویش دوست ہونے کی حیثیت سے مجھ پر عائد ہوتا ہے۔

حافظ نور الٰہی صاحب مرحوم کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ اور آپ ریاست بہاولپور میں محکمہ نہر میں بطور ہیڈ کلرک کام کرتے تھے آپ وہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کے امیر تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک اور ارشاد پر آپ نے لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو قادیان کے لئے پیش کیا اور اپنے محکمہ کے افسران اعلیٰ سے بذریعہ تار چھٹی کا بندوبست کر کے قادیان تشریف لانے کی غرض سے لاہور آ ٹھہرے اور قریباً ڈیڑھ ماہ کے قیام کے بعد مورخہ ۶/۱۲/۴۷ کو دار الامان میں تشریف لائے۔ یہاں آ کر اُن کے چہرہ سے بشاشت و طمانیت کے آثار اُن کی دلی کیفیات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ اور اُن کا ذہن اخلاص و عقیدت کی فراوانی سے اس احساس کی دولت سے مالا مال تھا۔ کہ وہ اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں دنیا کی دلفریبیوں کو خیرباد کہہ کر ایک درویش کی حیثیت سے دیار محبوب میں حاضر ہوئے ہیں۔

قادیان میں آ کر آپ نے اخلاص و ایمان کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ حافظ صاحب مرحوم نے یہاں آ کر ایک ماہ تک متواتر روزے رکھے وقت کا بیشتر حصہ دعاؤں اور عبادتوں میں گذارا درسوں میں باقاعدہ حاضر ہوتے رہے اور قرآن مجید کی قرأت کا دور کرتے رہے آپ روزانہ کم از کم ایک پارہ چھ سات مرتبہ دہراتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ مجھے خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں قرآن مجید پڑھتے وقت ان پر عجیب کیفیت طاری ہوتی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں قرآن مجید سے عشق ہے۔ بیماری کے دوران میں اپنے تیمارداروں سے اصرار کر کے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔ اور اُن کے تلفظ اور قرأت کی درستی فرماتے رہے۔ حافظ صاحب مرحوم روزانہ تہجد کے لئے اُٹھتے اور باجماعت تہجد کی نماز کے وقت سے کافی عرصہ پہلے عبادت اور دعاؤں کے لئے شب بیدار رہتے۔ آپ ہر روز شام کو بہشتی مقبرہ میں جا کر دعائیں مانگتے۔ اور عام قبرستان میں بھی جاتے اور وہاں جا کر اہل قبور کے حق میں دعا کرتے کہ وہ لوگ جو کسی کمزوری کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی اپنے فضل سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

حافظ صاحب نے خاکسار کو بتایا تھا۔ کہ ان کے خاندان میں پشت در پشت سے قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں۔ اُن کے والد صاحب اور دادا صاحب بھی قرآن مجید کے حافظ تھے۔ آپ بتاتے تھے۔ کہ احمدی ہونے سے پیشتر بھی وہ مذہبی باتوں میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ اور حق کے متلاشی رہتے تھے۔ آخر جب انہوں نے ایک کشف کی بنا پر ۱۹۳۷ء میں قبول کی۔ احمدی ہونے کے بعد حافظ صاحب نے جماعت کے بعض مخالفین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین وغیرہ سے اسی لئے ملاقاتیں کیں۔ کہ ان کے نزدیک یہ لوگ بھی ایک لحاظ سے جماعت احمدیہ کی صداقت کے لئے نشان ہیں۔ اور انہیں تبلیغ بھی کی۔ آپ صاحب کشوف و رویا تھے۔ اور اپنی کئی ایک خوابوں اور رویا کا مجھ سے ذکر کیا۔ علم تعبیر میں بھی آپ کو کافی واقفیت تھی۔ حافظ صاحب مرحوم کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور آڈیٹر مقرر کیا گیا۔ اور بیمار ہونے سے قبل تقریباً ڈیڑھ ماہ تک پورے جوش اور اخلاص سے اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دیتے رہے۔ قادیان میں قیام کے مختصر عرصہ میں آپ نے جملہ درویشوں میں اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے کافی ہردلعزیزی حاصل کر لی تھی۔ جملہ امور میں نیکی۔ تقویٰ اور خشیت اللہ کے ساتھ آپ جماعتی مفاد کو ہر وقت پیش نظر رکھتے تھے۔ آپ کی ہر بات میں انتہائی عاجزی اور انکساری کا وصف نمایاں نظر آتا تھا۔

آپ نے اگرچہ باقاعدہ طور پر عربی تعلیم حاصل نہیں کی ہوئی تھی۔ مگر اسلامی مسائل کی آپ کو کافی واقفیت تھی۔ اور بعض پیچیدہ معاملات میں بھی آپ صائب رائے رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر قادیان میں جب غیر مسلموں سے احمدیوں کی لٹی ہوئی کتب کی خرید و فروخت کا معاملہ زیر غور تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایسی کتابیں جو احمدی بھائیوں کی ہیں۔ اور اُن پر اُن کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ وہ جماعتی طور پر غیر مسلموں سے خرید کر اصل مالکوں کے لئے ہی ریزرو رکھنی چاہئیں۔ اور کسی دوست کو انفرادی طور پر سستے داموں خرید کر اُن پر ملکیت کا حق نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ دوست جن کا تمام مال اسباب لٹ چکا ہے۔ اگر انہیں جنت اپنی محبوب کتابیں ہی مل جائینگی تو اُن کے لئے مسرت کا باعث ہونگی۔ اس لئے جماعت کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ کسی کو ان کتابوں کی خرید و فروخت کی اجازت نہ دی جائے۔ چنانچہ اس بات کے ایک ماہ بعد صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر کے متعلق جو اصولی فیصلہ موصول ہوا۔ وہ حافظ صاحب کی رائے کے عین مطابق تھا۔ اسی طرح بیماری سے کچھ روز پیشتر حافظ صاحب مرحوم نے ایک مضمون بعنوان "گاندھی جی کی یاد اور ہندو مسلم اتحاد" تحریر فرمایا جو ہفتہ اخبار "وفادار" حیدرآباد دکن میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کی جو سکیم پیش کی ہے۔ قابل تعریف ہے۔ اور ان کی علمی اور ادبی قابلیت کا ثبوت ہے اس مضمون کا خلاصہ اُن کے اپنے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے:۔

"جس طرح انسان اپنے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے خود کوئی روشنی تجویز نہ کر سکا اپنی پیاس کو بجھانے کے لئے کوئی پانی ایجاد نہ کر سکا۔ اپنی بھوک دور کرنے کے لئے اور اپنے جسم کو نشو و نما دینے کے لئے کوئی غذا تیار نہ کر سکا۔۔۔۔۔ روشنی پیاس اور بھوک کے دور کرنے کا انتظام اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے ہی اپنی مخلوق کے لئے خود تجویز فرمایا۔ اسی طرح وہ تعلیم جس سے روحیں نشو و نما پاتی ہیں۔ اور جس سے انسانی دماغ جلا پاتے ہیں۔ اور جس سے انسانوں کے اخلاق اور کیریکٹر کی اصلاح ہوتی ہے۔ کوئی انسانی دماغ ہرگز تجویز نہیں کر سکتا تھا۔ بلکہ ایسی پُر تاثیر اور پاکیزہ تعلیم کا انتظام اسی علیم و حکیم اور دانا ہستی کا کام ہو سکتا تھا۔"

فروری ۱۹۴۸ء کے آخری عشرہ میں حافظ صاحب بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں آپ کی بیماری کا عصابی کمزوری۔ دماغی بوجھ اور کم خوابی اور زیادہ شب بیداری کا باعث تھی۔ یہ بات اپنے لحاظ سے درست ہو گی۔ مگر میرے نزدیک اصل وجہ یہ تھی۔ کہ حافظ صاحب مرحوم اس دنیا سے بے نیاز ہو کر عالم بالا کی سیر کر رہے تھے۔ اور انہوں نے اپنی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ میں اپنی اس رائے کے ثبوت میں حافظ صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ جو انہوں نے مورخہ ۲۳/۲/۴۸ کو لکھوائے تھے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جب آپ مجھے یہ عبارت لکھوا رہے تھے۔ تو میں اسے محسوس کر رہا تھا۔ کہ کوئی بالا وقت ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلوا رہی ہے۔ سانزیول ہیں۔ "ایک دیوانہ تھا۔ جو چند روز ہوئے ساتھ درویشانہ حالت میں رہا۔ پھر خدا جانے کہاں چلا گیا۔ میرے لئے ایک خاص سفر درپیش ہے۔ منزل تاریک و تار ہے۔ اس کے اندر اندھیرے اور طوفان ہیں۔ اس کے اندر کانٹے اور جھاڑیاں ہیں۔ میرے ساتھ صرف ایک ساتھی ہے۔ نامعلوم وہ کس مقام پر جا کرے۔ اس لئے میں عزیزوں اور دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا کریں کہ میرا ساتھی ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ اور مجھے منزل مقصود تک پہنچائے۔" میں نے انہیں اس موقعہ پر تسلی دی۔ اور کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ کو دو چار روز تک افاقہ ہو جائے گا۔ مگر انہوں نے پورے یقین سے کہا۔ میں ایک لمبے سفر پر جا رہا ہوں۔ تمام درویشوں کو کہ میرے لئے دلی دعا کی تحریک دیں۔ بعض دوستوں نے آپ سے بیماری کی حالت اس بات کا ذکر کرتے ہوئے درخواست دعا کیا کرتے تھے۔ کہ ان کے بھائی صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

شروع شروع میں آپ کی بیماری صرف اتنی تھی کہ آپ کی زبان پر تبلیغی فقرات اور حمد اور تسبیح کے نغمے جاری رہتے۔ اور استغفار توبہ اور دعائیہ کلمات پڑھتے رہتے۔ کبھی کوئی خلاف شریعت اور غیر موزوں بات منہ سے نہ نکالتے تھے۔ بعد ازاں مسلسل طور پر انگریزی اور اردو میں مختلف دعائیہ فقرات بولتا اور قرآنی آیات پڑھتے رہنا ان کا شب و روز معمول ہو گیا تھا۔ اور ان کی یہ حالت مجذوبیت

کی حد تک پہنچ چکی تھی۔ اس دوران میں ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے رویا میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سال کے بعد قادیان میں آجائیں گی۔ نیز آپ صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے قادیان میں صفائی کرا دو۔ یہاں حضرت آدم آنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنے والے ہیں۔ اور دیگر تمام انبیاء یہاں آنے والے ہیں۔

حافظ صاحب مرحوم نے بیماری کے ایام میں خوراک بہت کم کر دی تھی۔ اور آہستہ آہستہ بالکل چھوڑ دی تھی۔ صرف گنے کا رس سنگترہ، سادہ پانی یا نیر دودھ کے چائے استعمال کرتے تھے روٹی دودھ۔ چاول یا کوئی اور غذا باوجود اصرار کے نہ کھاتے تھے۔ مگر صرف مکرم امیر صاحب کے حکم کے احترام میں ایک آدھ لقمہ چکھ لیتے تھے۔ بیماری کے ابتدائی ایام میں انہوں نے اپنے تیمارداروں کو بتایا کہ "میری بیس سال کی سروس ہے اور ملازمت کا ریکارڈ بہت اعلیٰ ہے۔ مگر اب دار المسیح کی خدمت کروں گا۔ اور یہاں سے بالکل نہیں جاؤں گا"۔ ایک دفعہ انہیں کسی طرح معلوم ہوا کہ ان کو بیماری کی وجہ سے لاہور بھجوانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ تو وہ مکرم امیر صاحب سے ملے۔ اور ان سے پرزور درخواست کی کہ انہیں قادیان سے باہر نہ بھیجا جائے۔ وہ یہیں رہنا چاہتے ہیں۔

حافظ صاحب مرحوم اور ان کے تیمارداروں کی رہائش کا انتظام بوجہ ان کی بیماری کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مکان میں کیا گیا تھا۔ ایک دفعہ سرسری طور پر مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب عمر نے دیگر لوگوں سے چھت پر مٹی ڈالنے کا ذکر کیا اس بات کو حافظ صاحب نے بھی سن لیا۔ اور اسی روز اپنے تیمارداروں سے کہا۔ کہ ابھی ٹوکریوں وغیرہ کا انتظام کرو۔ تاکہ مکان کی چھتوں پر مٹی ڈالی جائے۔ لوگوں نے ہر چند منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کریں ہم خود ڈال لیں گے۔ مگر حافظ صاحب اصرار کے ساتھ کام میں شامل ہوئے۔ اور سب سے زیادہ کام کیا۔

آہستہ آہستہ ان کی کمزوری بڑھتی گئی۔ اور ۲۴ کو ان کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اس خیال سے کہ شاید پاکستان میں ان کا علاج تسلی بخش ہو سکے۔ ان کو پاکستان بھجوانے کے لئے ہر چند کوشش کی گئی اور ضلع کے حکام کو فوری چٹھیاں لکھی گئیں۔ تاروں اور ٹیلیفون کے ذریعہ سے افسران کو درخواست کی گئی۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب کو بھجوانے کا انتظام نہ ہو سکا۔ آخر ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی شب کو قریباً ڈیڑھ بجے خدا کا یہ درویش بندہ راہی ملک عدم ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مؤرخہ ۲۷ کو صبح پونے دس بجے بہشتی مقبرہ کے ملحقہ باغ میں مکرم امیر صاحب کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد جملہ درویشوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کی گئی درویشوں کی اس وقت کی آہ و بکا کا نظارہ قابل دید تھا۔

موت ہر انسان کے لئے مقدر ہے۔ اور کسی کو اس سے مفر نہیں۔ مگر مبارک ہے وہ مرنے والا درویش جو خدا کے دین کی خاطر اپنی بیوی بچوں اور دیگر عزیز رشتہ داروں سے تعلق توڑ کر محض خدا کی خوشنودی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے قادیان آیا۔ اور اپنے عمل سے اپنے ایمان کی تکمیل کی اور اپنے نفس سے جہاد کیا۔ اور خدا کی خاطر اپنی جان دے کر اصل سچا ہوا۔ خوش نصیب ہے وہ درویش جس کے نیک اور صالح اعمال اس کے کام آئے۔ اور دیار محبوب کی مقدس سرزمین میں ایسا آیا کہ اس کی کشش اسے واپس نہ لے جا سکی اور اس نے جان دے کر اس پاک اور مقدس سرزمین میں ابدی راحت حاصل کی۔

فوت ہونے والا فوت ہو گیا۔ اور اپنے رب سے جا ملا۔ مگر وہ محبوب اور عزیز مقصد جس کے لئے وہ یہاں آیا۔ اور اس نے اپنی جان دی اور اس کے گہرے نقوش ہمارے دلوں میں نئی امیدیں اور نئی امنگوں کے ساتھ تازہ ہیں۔ اور ہم جہاں مرحوم کے بیوی بچوں اور خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حافظ صاحب مرحوم کے لئے اعلیٰ درجات کے خواہاں ہیں۔ وہاں اپنے قادر و قیوم خدا کے سامنے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی چشم پوشی کرے۔ اور ہمیں بھی اپنے فضل سے نوازے اور وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے جملہ درویش یہاں مقیم ہیں جلد از جلد پورا ہو۔ آمین:-

ولادت

مورخہ ۵ مئی ۱۹۴۸ء کی شب کو خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ زچہ بچہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "امۃ الحق" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ بچی کی درازیٔ عمر تندرستی اور اس کے نیک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شفیع سلیم واقف زندگی ابن چوہدری لعل خان صاحب مرحوم)

اپنے اموال خدا کے راستے میں خرچ کرو

فرمایا "محض کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ قربانیاں پیش کرو۔ جو صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو۔ جس طرح صحابہ نے پیش کیں۔ اسی طرح **اپنے اموال خدا کے رستے میں** خرچ کرو۔ جس طرح صحابہ نے کئے۔ تم جانتے ہو۔ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے۔ پس اس موقع کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو۔"

اللہ تعالیٰ کی آواز پر اس کے دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانیوں کے جہاد میں حصہ لینے والو! آپ اپنی تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کی موعودہ قربانی کا محاسبہ کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا آپ ادا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آج ہی ایسا راہ عمل اختیار فرما دیں۔ کہ آپ کا تحریک جدید کا مالی جہاد کا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی بیباق داخل ہو جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ذیل کے موصی صاحبان اپنے پتوں سے اطلاع دیں

نام	وصیت
ملک رشید احمد صاحب ولد ملک عزیز احمد صاحب دہلی۔ وصیت	ع ۶۲۰۷
لطیف احمد صاحب ولد الطاف حسین صاحب دہلی ”	ع ۶۲۰۸
سیف اللہ خان اوورسیر ولد رسالدار خداداد صاحب گورداسپور ”	ع ۶۲۱۰
میجر چوہدری صلاح الدین ولد مولوی احسان اللہ صاحب رانچی ”	ع ۶۲۱۱
عبدالرحمن ولد مستری علیم اللہ صاحب دار البرکات قادیان ”	ع ۶۲۱۳
محمد عثمان صاحب ڈپٹی سب انسپکٹر پولیس بھدرک ”	ع ۶۲۱۸
محمد علی خان صاحب ولد نیاز علی خان صاحب لکھنؤ ”	ع ۶۲۲۷
محمد عبداللہ صاحب ولد احمد دین صاحب دار الرحمت قادیان ”	ع ۶۲۳۵
شیخ ارشاد حسین صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ الیکٹرک سپلائی شیخوپورہ ”	ع ۶۲۳۶
محمد اسمٰعیل صاحب ولد محمد اکبر صاحب حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان ”	ع ۶۲۴۰
حکیم ناظر حسین صاحب سکنہ بھینی بانگر ضلع گورداسپور ”	ع ۶۲۴۳
سید اقبال احمد صاحب ولد سید اقتدار علی صاحب دہلی ”	ع ۶۲۴۸
بشیر احمد صاحب ڈار میڈیکل کالج امرتسر ”	ع ۶۲۴۵
محمد یونس صاحب ولد محبوب بخش صاحب فیض گنج دہلی ”	ع ۶۲۵۲
عبدالقدیر صاحب بدو ملہی دار الرحمت قادیان ”	ع ۶۲۵۵
صادقہ خاتون صاحبہ زوجہ منشی عبدالرزاق صاحب قادیان ”	ع ۶۲۵۸
برکات محمد صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب ”	ع ۶۲۶۷
قاضی منصور احمد صاحب بمبئی دار البرکات شرقی قادیان ”	ع ۶۲۶۹
ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب ایم۔ بی بی ایس دہلی ”	ع ۶۲۷۶
غلام حسین صاحب ولد علم الدین صاحب دار البرکات مشرقی قادیان ”	ع ۶۲۸۹
قریشی عبدالقادر صاحب اعوان ولد محمد یامین صاحب کتب فروش ”	ع ۶۲۹۹
شیخ محمود الحسن صاحب ولد ڈاکٹر لال محمد صاحب بنگلور ”	ع ۶۳۱۰
بڈھا صاحب ولد فاضل صاحب دار الرحمت قادیان ”	ع ۶۳۱۲
نعمت خان صاحب ولد امان خان صاحب دار الفضل قادیان ”	ع ۶۳۱۴
احمد جان صاحب ٹیلر ولد میاں جان محمد صاحب۔ قادیان ”	ع ۶۳۱۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

(بقیہ از صفحہ ۲)

بنی اسرائیل میں آدم ذریت نوح میں اور ذریت آدم میں اور شکر بجا لائے اُمت محمدیہ جسے اس نعمت سے محروم رکھا گیا ہو۔ اس آیت کے چار وقفوں پر غور کیا جائے اور ومن ھدینا واجتبینا کا سادہ ترجمہ کسی قرآن میں پڑھیں یقیناً اس ٹکڑہ آیت سے مراد سوائے امت محمدیہ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور جب اس آیت کو سورۃ مریم کے مضمون کے پیش نظر دیکھا جائے تو سیاق کلام از خود واضح ہو جاتا ہے یعنی یہ کہ کھٰیٰعص میں یہی بشارت دی گئی ہے کہ وُہ وہاب جس نے ذکریا کو۔ مریم کو۔ ابراہیم کو۔ موسیٰ کو ورثہ نبوت کو سنبھالنے کیلئے نبی عطا کئے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مایوس کن حالات میں نبی عطا کئے جائیں گے جو تابع نبی ہوں گے۔

سورۃ مریم سورۃ کہف کے بعد ہے اور سورۃ کہف کا مضمون سبھی جانتے ہیں۔ اور مفسروں کا اتفاق ہے کہ اس کا تعلق فتنہ دجال کے ساتھ ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ دنیا میں قائم نہیں ہوا تھا اس فتنہ کے پیش نظر یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے متعلق فکر دامنگیر تھا اس لئے آپ کو سورۃ مریم میں آئندہ کے لئے بشارت دی گئی۔ کہ جب بھی امت محمدیہ تباہ کن حالات میں گھر جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس امت کی یاوری اسی طرح فرمائے گا۔ جس طرح سابقہ انبیاء کی امتوں کے ساتھ فرماتا رہا ہے یہ وُہ عظیم الشان وعدہ ہے جو سورۃ مریم سے کھٰیٰعص کے حروف مقطعات اور اس کے بعد کی آیات میں واضح طور پر دیا گیا ہے۔ ع اور ص فانتقام ہیں وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِی تُوْعَدُوْن۔ یعنی یہ وُہ سچا اور اٹل وعدہ ہے جو تمہیں دیا جاتا ہے۔ اِن حروف مقطعات کے (ع۔ص) کے مضمون کا اعادہ بھی سورۃ مریم کے چوتھے رکوع میں بایں الفاظ کیا گیا ہے اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاتِیًا۔ یہ اس کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ اس سے پہلے فرماتا ہے فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیاً۔ اِلّا من تاب وآمن وعمل صالحاً فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیئاً جنّاتِ عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب۔ یعنی ان کے بعد ایسے ناہنجار لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور جو شہوتوں کے پیچھے لگ گئے۔ عنقریب وُہ اپنی گمراہی کا بدنتیجہ پائیں گے۔ مگر وُہ جنہوں نے اپنی غلطیوں سے رجوع کیا اور نئے سرے سے ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لائے

وُہ جنت میں داخل ہونگے اور انہیں جو بدلہ دیا جائے گا۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی ہمیشگی کی جنت کے وارث ہونگے۔ یہی جنت جس کا وعدہ رحمان نے قبل از وقت اپنے بندوں سے غائبانہ کیا ہے۔ یہ وعدہ سچا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ یہ سچائی کا وعدہ وہی ہے۔ جو سورۃ کہف کی پہلی آیتوں میں فتنہ دجال کے عظیم الشان خطرے کا ذکر کرتے ہوئے (جو باساً شدیداً یعنی خطرناک جنگ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوگا) عظیم الشان بشارت کی صورت میں مومنین سے کیا گیا ہے۔ اس لئے حروف مقطعات ع اور ص فانتقام ہیں اس بشارت کے وعدہ کے اور ان دو حرفوں سے یہ عبارت بنتی ہے وعد الصدق الذی توعدون۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورۃ مریم کا مضمون سورہ کہف کے مضمون کا تتمہ ہے۔ چنانچہ سورہ مریم کے آخری دو رکوعوں میں امت محمدیہ کے احیاء ثانی اور دجالی فتنہ کی تباہی کے ذکر کو نئے اسلوب میں دہرایا گیا ہے۔ احباب اگر دونوں رکوعوں کو غور سے پڑھیں گے تو اس مضمون کے سمجھنے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوگی۔

احباب جماعت کی تربیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کے پیش نظر ناظر صاحبان جماعتوں کی اصلاح و تربیت و تنظیم کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت جماعت لاہور کے حلقہ ہائے سول لائنز۔ اسلامیہ پارک۔ بیرون دہلی دروازہ اور بھاٹی گیٹ کا معائنہ کیا گیا ہے اور نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور جہاں احباب دُور دُور رہتے ہیں وہاں نماز با جماعت کے لئے مختلف حلقے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور جماعت کے احباب میں خدا کے فضل و کرم سے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

بعض احباب نے بتایا ہے کہ وُہ کوشش کرتے ہیں مگر کامیابی نہیں ہوتی۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ وہ اس بات کے سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ کوشش کوشش میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ایک وُہ کوشش ہے۔ جو وُہ احباب کیا کرتے ہیں۔ اور ایک کوشش وہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے کی تھی اور جس کے نتائج نہایت عمدہ نکلے تھے پس نتیجہ خراب نکلنے سے سمجھیں کہ ابھی کوشش ادھوری ہے اور انہیں چاہیئے کہ احباب کی تربیت میں سچی محنت اور کوشش کریں۔ تاکہ کامیابی کی صورت پیدا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش اور محنت کا ذکر قرآن کریم میں ہے کہ آنجناب اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالتے تھے کہ کسی طرح لوگ ایماندار ہو جائیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ لعلک باخعٌ نفسک الا یکونوا مومنین کہ اے رسول۔ شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دیگا کہ یہ لوگ ایماندار کیوں نہیں ہوتے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار بنانے کے لئے کتنی محنت فرماتے تھے پھر جو لوگ معمولی سی محنت کر کے اپنے بھائی سے بیزار ہو جاتے ہیں اور اسکی اصلاح اور تربیت کے لئے کوشش ترک کر دیتے ہیں۔ وُہ کیسے کمزور اور افسوس کے لائق ہیں پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم کسی بھائی کے ایماندار بنانے میں کوشاں ہیں۔ اور اُسے نیکی کی تلقین کرتے ہیں تو اگر وہ ہماری تلقین پر صحیح راستے پر نہیں آتا۔ تو اس میں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہمارے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جاتی ہے۔ اس صورت میں ہمیں چاہیئے۔ کہ ہمیشہ ہم نیکی کی تلقین جاری رکھیں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکیوں سے بھرتے رہیں مگر عجیب بات یہ ہے کہ ہماری نیک تلقین نہ کر کے ہمارا بھائی تو اپنی ضد اور مخالفت پر قائم رہتا ہے اور بُرائی کو ترک نہیں کرتا۔ مگر ہم نیکی کی تلقین چھوڑ کر اپنے لئے نقصان کا موجب بنتے ہیں۔ کسی نے ایسے ہی موقع کیلئے خوب کہا ہے۔

وُہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ تربیت احباب میں سچی محنت اور کوشش کر کے ثواب لیں۔ اور نیک نتائج کے نکلنے کے اُمیدوار رہیں۔ اور استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل جودھامل بلڈنگ۔ لاہور)

مشرقی پنجاب سے سامان لانیوالے مہاجرین کیلئے اطلاع

حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین آنریبل راجہ غضنفر علی خاں کے پریس اعلامیہ کے مطابق جو مہاجرین مشرقی پنجاب سے اور ریاستوں سے اپنا گھریلو سامان اور امانت خانوں (سیف ڈیپازٹ سے) اپنی امانتیں نکلوا کر لانا چاہتے ہیں۔ اُن کیلئے ذرائع نقل و حمل کا بندوبست کرنے کیلئے مندرجہ ذیل طریق کار پر عمل کیا جائیگا ٹرک اور لاریوں کو کرایہ پر حاصل کرنے کیلئے تمام درخواستیں تحریری طور پر چیف سپرنٹنڈنٹ آفس آف دی پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر ۱ مزنگ روڈ لاہور کے پاس دینی چاہئیں۔

(۲) ہر بدھ کی شام تک جتنی درخواستیں موصول ہونگی ان پر اس کے دوسرے دن غور کیا جائے گا۔ اور پروگرام مرتب کیا جائیگا مانگ کے مطابق ٹرک حاصل کئے جائینگے۔ اور ان کی روانگی کی تاریخ ایم ای او پاکستان کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد طے کی جائیگی۔ جو فوجی حفاظتی دستہ مہیا کرنے کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کرے گا۔

(۳) ٹرک کے لئے درخواست دہندگان جس بدھ کو درخواست دیں۔ اس سے اگلے جمعہ سے قبل چیف سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کرلیں۔

(۴) متعلقہ ڈسٹرکٹ لیزن آفیسران کو بذریعہ تار اطلاع دیدی جائیگی تاکہ وُہ گھریلو سامان اور امانت خانوں سے سامان کو منتقل کرنے کیلئے اجازت ناموں کی حصول یابی کیلئے تیار ہو سکیں۔

(۵) کرایہ کی رقم پیشگی ادا کرنی ہوگی۔ کہ ذمہ وار درخواست دہندگان ہونگے۔ جو ایک روپیہ فی میل کے حساب سے حکومت کی مقرر کردہ عام شرح کے مطابق لگائی جائیگی

(۶) فی میل کی اُجرتوں کے علاوہ جو پیشگی ادا کی جائیگی۔ مقررہ شرح کے مطابق رکنے کی بھی اُجرت لی جائے گی۔

(۷) مشرقی پنجاب جانے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے پراونشل راشننگ اتھارٹی کی طرف سے پٹرول مہیا کیا جائے گا۔ بشرطیکہ لاری کا مالک مذکورہ اتھارٹی کی یہ تسلی کر دے کہ اس کے ماہانہ کوٹہ میں سے کوئی پٹرول نہیں بچا ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ ٹرک کو کرایہ پر لینے والا اس امر کی تصدیق کر دے۔ کہ سفر واقعی انجام دیا گیا۔

(۸) اگر کسی کے پاس پورے ٹرک کے لئے سامان نہیں ہے۔ تو وُہ اسی مقام کے کسی اور شخص سے اشتراک کرلے اور مشترکہ طور پر ٹرک کے لئے درخواست دے۔

ایم۔ انور علی
پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر (مغربی پنجاب)

C.A 326

ہندوستان سے پاکستان میں پینتیس کروڑ گز کپڑا آئیگا

کراچی ۶ رمئی۔ تقسیم کے بعد سے اب تک ہندوستان نے پاکستان میں ساڑھے بارہ کروڑ گز کپڑا بھیجا ہے۔ حالانکہ سابقہ معاہدہ کے مطابق اس سے کہیں زیادہ کپڑا اسے بھیجنا چاہیئے تھا۔ اب دونوں حکومتوں کے مابین یہ معاہدہ قرار پایا ہے۔ پاکستان کی طرف سے ہندوستان پہنچنے والی کپاس کی ہر تیس گانٹھوں کے بدلے میں کپڑے کی بارہ گانٹھیں ہندوستان سے پاکستان آئیں گی۔ توقع ہے کہ اگر اس معاہدہ پر پوری طرح عملدرآمد ہوا تو ۱۲ راگست ۱۹۴۸ء تک ہندوستان سے پاکستان پینتیس کروڑ گز سے زیادہ کپڑا آ جائے گا۔

حیدرآباد میں ٹرین تباہ کرنے کی کوشش

حیدرآباد دکن ۶ رمئی سرکار نظام نے اعلان میں بتایا ہے۔ کہ حیدرآباد سے دس میل کے فاصلے پر سنت نگر اسٹیشن پر جانے والی ایک مقامی ریل گاڑی کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کی ناکام کوشش کی گئی۔ ڈائنامیٹ سے پٹڑی کے سو سو فٹ لمبے دو ٹکڑے اڑ گئے۔ اور خوش قسمتی سے گاڑی جب اس حصے سے گذری تو اسے کوئی خاص حادثہ درپیش نہ آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ریل گاڑی ہندوستانی مظالم سے بچ کر حیدرآباد میں پناہ کے لئے آنے والے خانماں برباد مہاجرین کو لے جا رہی تھی۔ گاڑی کو اڑانے کی شرانگیز کوشش سے مشتعل ہو کر ایک ہجوم نے آج صبح حیدرآباد شہر کے سب سے بڑے اسٹیشن نام پلی پر ایک سکھ کو جان سے مار ڈالا۔ اس پر حیدرآباد کے وزراء اور دوسرے بڑے حکام صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوراً ہی اسٹیشن پر پہنچ گئے۔

احمدنگر میں مشاعرہ

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۷ رمئی

کل مجلس ادب جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام عبدالسلام صاحب اختر ایم اے کی صدارت میں جامعہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلبہ کا ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی شعراء کے علاوہ احمدیت کے تمام نامور شعراء کا کلام بھی پڑھا گیا۔ تمام نظمیں احمدی نوجوانوں میں بیداری کی روح پھونکنے والی اور پاکیزہ ادب کی حامل پڑھی گئیں۔

قائداعظم کے دورہ نے پٹھانستان کے تخیل کو مات کر دیا ہے

قبائلیوں کا پاکستان سے وفاداری کا رشتہ بہت مضبوط ہو گیا ہے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۷ رمئی

پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے کے دورے کے متعلق "لنڈن ٹائمز" نے اپنے اداریے میں یوں لکھا ہے۔

"......... صوبہ سرحد میں مسٹر جناح کے دورہ کو شخصی حیثیت ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ قبائلی علاقوں کا پاکستان سے وفاداری کا رشتہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے آپ نے وہاں آفریدیوں۔ مہمندوں۔ وزیریوں اور محسودیوں کے جرگے منعقد کر کے قبائلی علاقوں کے متعلق پاکستان کی نئی پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے وعدہ کیا کہ جس پرہیزگاری، جہل اور افلاس نے ان علاقوں کو بنجر بنا رکھا ہے۔ اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا" اچھے طرز عمل" کے لئے پرانے الاؤنس دی رہینگے۔ حکومت پاکستان مقامی ذرائع سے کام لے کر قبائلیوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کرے گی۔ تاکہ وہ خوشحال ہمسایوں سے لوٹ کھسوٹ کر کے زندگی گذارنے کی بجائے خوددار شہریوں کی طرح ایک شائستہ زندگی بسر کر سکیں۔

آپ نے اپنے خلوص کی مثال یہ دی کہ پاکستان نے وزیرستان سے فوجیں ہٹا لی ہیں۔ اور پہلے بجٹ ہی میں قبائلی علاقے کے لئے ایک کثیر رقم رکھی گئی ہے۔ اور ان سب باتوں کے بدلے میں آپ نے قبائلیوں سے صرف اسلامی برادری کے اصولوں پر مدد چاہی ہے۔

پٹھانستان کا مسئلہ

لنڈن ٹائمز کا مدیر شہیر اداریے کو جاری رکھتے ہوئے رقمطراز ہے کہ جس خلوص اور جوش و خروش سے مسٹر جناح کے خیالات کو سنا گیا۔ اس سے مترشح ہے اور دریائے سندھ اور ڈیورینڈ لائن کے درمیان "پٹھانستان"، کے قیام کا خیال روز بروز مفقود ہو رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب خان عبدالغفار اور ان کی پارٹی کا "پٹھانستان"، کا پروپیگنڈا پاکستان کے لئے باعث پریشانی تھا۔ افغانستان کی طرف سے اس مطالبے کی غیر سرکاری امداد بھی کی گئی۔ اور نئی مملکت کے پسند نہ کرنے والوں نے چند ایک وجوہ کی بناء پر اس کی حمایت کی۔ لیکن اب یہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ مسٹر جناح نے بڑی محنت سے کام لے کر قبائلیوں کو اس خواہش سے دور کر لیا ہے

شمولیت قلات

سرحد کے جنوب میں قلات کی شمولیت سے پاکستان کی پوزیشن پہلے سے کہیں مضبوط ہو گئی ہے صوبہ سرحد کی کانگرس پارٹی کبھی پٹھانستان کی حمایت کرتی تھی۔ لیکن اب اس نے بھی اپنی روش بدل لی ہے۔ اور ڈاکٹر خانصاحب نے بڑی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے پاکستان سے وفاداری کا اعلان کر دیا ہے۔

گو اس وقت حالات یہ ہیں کہ مسٹر جناح نے پٹھانستان کا پانسہ پلٹ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ تحریک اس وقت تک کالعدم نہ ہو گی۔ جب تک خان عبدالغفار خاں پاکستان سے صلح نہ کر لیں ۔ کراچی کو واپسی سے پہلے مسٹر جناح نے جو وزارت میں توسیع کر دی ہے ۔ اس سے بھی یہی مترشح ہے کہ پٹھان مسٹر جناح کے ہاتھ میں اپنے مفاد محفوظ سمجھتے ہیں۔

قیصری کی وفات پر افسوس

فیروزپور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۷ رمئی

فیروزپور کے وکلاء۔ عرائض نویساں اور مختاروں کا آج صبح ایک غیر معمولی اجلاس فیروزپور بار روم میں منعقد ہوا۔ جس میں فیروزپور کے مشہور و معروف ایڈوکیٹ اور بلند پایہ عالم و شاعر چوہدری بدرالدین قیصری کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا واضح رہے کہ چوہدری بدرالدین صاحب قیصری فیروزپور کے بہت پرانے وکلاء میں سے تھے فیروزپور خاص کے قریباً پچاس فیصدی شعراء آپ کے شاگرد تھے اور آپ نے غریب الوطنی کی حالت میں ۲۹ رمارچ کو منٹگمری میں وفات پائی۔

موچی دروازے کے باہر باغ میں احتجاجی جلسہ

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۷ رمئی

کچھ دن ہوئے کارپوریشن کے ٹاؤن پلینر نے موچی دروازے کے باہر باغ سے متصلہ آبادی کے مکانوں کو گرانے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ کہ وہاں دانہ منڈی کے بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ مسلمانان لاہور نے اس تجویز کے خلاف بطور احتجاج کل رات موچی دروازے کے باہر باغ میں مولینا سید احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں

۱۔ مسلمانان لاہور کا یہ اجلاس ٹاؤن پلینر کی اس تجویز کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

۲۔ اور یہ جلسہ حکومت مغربی پنجاب سے ملتمس ہے کہ اس تجویز کو بروئے کار لانے سے روکا جائے۔ قرار دادوں کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ آج یعنی ۷ رمئی کو بطور احتجاج کاروبار بند رکھے جائیں۔ جلسے میں مسٹر ضیاء الدین ایڈووکیٹ۔ مسٹر گل محمد بٹ ایڈووکیٹ کونسلر لاہور کارپوریشن۔ اور مسٹر حکیم الدین ایڈووکیٹ کونسلر کارپوریشن نے احتجاجی تقریریں کیں۔

ہندوستان کی مرکزی وزارت کا فیصلہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر آئنگر نے کہا انڈین یونین کے اس فیصلے کے باوجود اگر سلامتی کونسل چاہے تو گڈ آفیسز کمیشن بھیج سکتی ہے۔ کیونکہ اسے یہ اختیار حاصل ہے۔ ہم ایسے کمیشن کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چاہیئے کہ وہ معاملہ کو از سر نو اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کرے۔ لیکن اگر کمیشن کا مقصد سلامتی کونسل کی موجودہ قرارداد کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ تو پھر ہم اسے خوش آمدید نہیں کہہ سکتے۔ ہم نے غیر مبہم الفاظ میں بتا دیا ہے کہ ہم سلامتی کونسل کی ان تجاویز کو منظور نہیں کر سکتے۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

آف انڈیا میں جمع کرانا ہو گا۔ آبیانے کی شرح اور مادھوپور ہیڈ ورکس کے مصارف کے متعلق حکومت مغربی پنجاب کو کچھ اعتراض ہے جس کا فیصلہ دونوں حکومتوں کے نمائندے بعد میں ملکر کریں گے۔